مولانا محمد سعید الرحمٰن علویؒ

تعلیماتِ نبویہ کی پابندی، آج کی ضرورت

اس دور کا انسان اعلیٰ صفات سے محروم ہو چکا ہے:

حضور رسالت مآب، فخر المرسلین، امام الاوّلین والآخرین، خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اس وقت دنیا میں تشریف لائے جبکہ کفر وشرک اور رسوم وبدعات کی آندھیوں نے پوری طرح اپنا تسلط جمایا ہوا تھا اور چار دانگ عالم میں کہیں بھی خالق کائنات کے حقوق کو پہچاننے والے اور انسانی اقدار کی حفاظت کرنے والے موجود نہ تھے۔ وحشت وسفاکیت ، درندگی، جور وستم اور غفلت وتعیش جیسی امراض خبیثہ اور مہلکات روحانیہ ربع مسکون کو اپنی لپیٹ میں لے کر دنیا کو نقشۂ جہنم بنائے ہوئے تھیں۔ اس وقت ماحول دیکھ کر ایک دیدہ ور آدمی خود بخود اندازہ لگا سکتا ہے کہ نبی امی علیہ الصلوٰۃ والتحیہ کا سفر کتنا دشوار اور کٹھن تھا لیکن اس نبی رحمت ﷺ نے جس عظیم استقلال وپامردی سے کام لے کر بساطِ عالم کو پلٹا اور زبردست روحانی قوت سے صفحہ گیتی کو طمانیت وسکون کا گہوارہ بنایا وہ اسلامی تاریخ کا ایک درخشندہ باب ہے جس کی نظیر دنیا کی تاریخ میں نہ صرف مشکل بلکہ بالکل محال ہے۔

آپ کا اندازِ تبلیغ وتعلیم ایسا دل کو لبھانے والا تھا کہ بڑے بڑے دشمن بھی کھنچے چلے آتے تھے۔ درشتی وتندمزاجی کا شائبہ بھی نہ تھا۔ آپ سراسر رحمت و رافت اور مجسّمہ ، عفو ودرگزر تھے حق تعالیٰ نے آپ کو دارین کے لئے رحمت بنا کر بھیجا تھا۔ **وما ارسلناک الا رحمة للعالمین**۔ غم خوارئ اُمت کا یہ حال تھا کہ رات کی تنہائی میں مصلے پر کھڑے کھڑے اور بیٹھے بیٹھے امت کی فلاح کی دعائیں مانگی جارہی ہیں، رکوع وسجدہ اتنا طویل کہ پائے اقدس متورم ہوجاتے لیکن اس ذات اقدس واطہر کو غم ہے تو اسی کا کہ **ضلال مبینً** کی تباہ کن وادی میں گرے ہوئے انسان دین حق کو کیوں قبول نہیں کرتے اور یہ غم اتنا بڑھا کہ اللہ میاں کو فرمانا پڑا **لعلک باخع نفسک الایکونو امومنین**۔ اگر ایک وقت میں وہ عائشہ صدیقہؓ کے حجرہ مبارکہ میں اپنے غفور ورحیم آقا سے سلامتی امت کی التجا کررہے ہیں تو دوسرے وقت بقیع غرقد میں کھڑے کھڑے آنسو بہا کر اس جہان رنگ وبو سے جانے والے اہل حق کے لیے بخشش ومعرفت مانگ رہے ہیں۔

غرض یہ کہ اس کی پوری زندگی اُن کے اپنے الفاظ میں ''**اِنِّیْ لَمْ اُبْعَثْ لَعَّافًاوَّلٰکِنْ بُعِثْتُ وَاعِیًاوَّرَحْمَةً**(مسلم عن ابی ہریرہ) کا مصداق ہے۔ کس قدر ناسپاسی اور ستم ظریفی ہے کہ ہم اس محسن امت اور شفیع گنہگاران کے حقوق سے پہلو تہی کریں اور محض زبانی دعویٰ محبت کے بعد یہ سمجھ لیں کہ حق ادا ہو گیا غلط اور غلط، اسی قسم کے بے مغز دعاوی نے پچھلوں کو بھی غارت کیا اور ہماری بے راہ روی بھی رنگ لایا چاہتی ہے اگر ہم خلافت ارضی کے منصب جلیلہ پر پھر فائز ہونا چاہتے ہیں اور گرامی قدر اسلاف کی عظمت اور رفعت پھر سے حاصل کرنا چاہتے ہیں تو نبی امی کی تعلیم کو اپنائے بغیر ممکن نہیں آئیں صحبت امروزہ میں اس رؤف ورحیم نبی کی پاکیزہ تعلیم کا مختصر سا حصہ پڑھ کر اپنی زندگی کو اس کے مطابق

ڈھالنے کا عزم بالجزم کریں تعلیمات نبویہ جن کو خود صاحب تعلیم نے جوامع الحکم ۔(مختصر اور پر مغز جملے) سے تعبیر فرمایا اس قابل ہے کہ ہر مسلمان ومدعی محبت رسول ﷺ اسے حرز جان بنائے کہ دارین کی سعادتوں سے ہمکنار ہونے کا یہی ایک راستہ ہے مسلمان کی ترقی کا اسی پر انحصار ہے ورنہ......

بہ مصطفیٰ برساں خویش را کہ دیں ہمہ اوست

اگر بد او نہ رسیدی تمام بولہبی است

(اقبال)

آخری نصیحت:

اس مبارک دن جبکہ آپ وصال کے لیے بیقرار ہورہے تھے،ازواج مطہرات ، پیاری بیٹی اور دوسرے اعزہ کوضروری نصیحتیں فرمانے کے بعد حسب روایت خادم خصوصی حضرت انس رضی اللہ عنہ آخری نصیحت یہ فرمائی ''اَلصلوٰۃَ اَلصلوٰۃَ وَمَامَلَکَتْ اَیْمَانُکُم (بخاری) یعنی نماز کا اہتمام اور خدام سے حسن سلوک! اور بقول اماں عائشہ رضی اللہ عنہا اس نصیحت کو بار بار دہرایا (خصائص الکبری ج ۲)

مقام غور ہے کہ کتنا اہتمام ہے نماز کا دم واپسیں (اسی کی تاکید کی جارہی ہے نماز ایک ایسی چیز ہے جو سفر وحضر بیماری وصحت ،تنگدستی وخوشحالی اور جنگ اور امن غرض کسی حالت میں بھی معاف نہیں لیکن آہ ہماری غفلت وسستی اور بے راہ وروی نے یہ گل کھلائے کہ آج اس فریضہ خداوندی سے الٹا مذاق ہے اور من مانی تاویلیں! لیکن

روز محشر کہ جاں گداز بود

اوّلین پرسش نماز بود

کو ہم بھول گئے خدا ہم پر رحم فرمائے اور ساتھ ہی خدام سے حسن سلوک کی تلقین ہورہی ہے! ایک پہلو یہ ہے اور دوسری طرف ہر مسلمان اپنے گریبان میں منہ ڈال کر دیکھے! کہ وہ خدام کا کس طرح خون چوس رہا ہے کس طرح انہیں اپنی اغراض نفسانیہ اور خواہشات مذمومہ کی بھینٹ چڑھا رہا ہے شاید ہم لوگ

ع بابر بہ عیش کوش کو عالم دوبارہ نیست!

کے مطابق روز جزا کو بھول گئے جس دن ہر طرح کی اونچ نیچ ختم ہو جائے گی۔ایک اور صرف ایک بالا و بلند ہوگا۔

لِلٰہِ الْوَاحِدِالْقَھَّارِ! خون انسانیت چوسنے والے اس دن کیا جواب دیں گے؟

انسانی شرافت وحرمت:

''لوگو تمہارے خون، تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسے ہی حرام ہیں جیسا کہ تم آج کے دن کی (یوم عرفہ) اس شہر کی (مکہ) اور اس مہینہ کی (ذوالحجہ) حرمت کرتے ہو، لوگو عنقریب تمہیں خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا! خبردار میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو

(خطبہ حجتہ الوداع بخاری عن ابی بکرۃؓ)

خون انسانیت سے ہولی کھیلنے والے، سفا کی ودرندگی کا وطیرہ اختیار کرنے والے دشمنانِ خون وحرمت انسانی، نبی رحمت کے ارشاد کوغور سے پڑھیں اور اپنی روش پر غور کریں کہیں ایسا تو نہیں کہ مدعیان تہذیب ودانش اپنے آپ کو جہنم کی دائمی وابدی آگ کے لیے تیار کررہے ہیں؟

جنت کا آسان نسخہ:

لوگو نہ تو میرے بعد کوئی اور پیغمبر ہے اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو پنجگانہ نماز ادا کو، سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو اپنے مالوں کی زکوٰۃ نہایت دلی خوشی کے ساتھ دیا کرو، خانہ کعبہ کا حج بجالاؤ اور اپنے اولیاء امور وحکام کی اطاعت کرو جس کی جزا یہ ہے کہ تم اپنے پروردگار کے فردوس بریں میں داخل ہو گے۔(ابن عساکر وابن جریر)

شرافت امت کے بیان کا کیسا خوش کن انداز ہے کہ میں بھی آخری تم بھی آخری۔لیکن یہ شرافت ومجد تبھی قائم رہ سکتی ہے کہ اپنے خالق کے حقوق وفرائض کو بجالاؤ اور جنت کے مستحق بنو ورنہ ''اِنْ تَتَوَلَّوْا یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا غَیْرَکُمْ'' کی سنت الٰھیہ بھی موجود ہے۔کاش کہ راگ ورنگ کی محفلیں جمانے والے اور طاؤس ورباب کے نشہ میں مخمور مسلمان آنے والے دن کی ہو کناکی سے ڈریں اور فردوس بریں کے وارث بننے کے لیے نسخہ محمدی پر عمل کریں۔

شرک کا قلع قمع:

شرک ایک ایسا جرم ہے جس کی خدا کے یہاں معافی نہیں ''اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُشْرَکَ بِہٖ الایۃ تاجدار ختم نبوت نے اس فعل شنیع سے امت کو بچانے کے لیے جس قدر اہتمام فرمایا اس کی ایک جھلک ملاحظہ فرمائیں۔

ان یہودیوں اور نصرانیوں پر اللہ لعنت کرے جنہوں نے انبیاء کی قبور کو سجدہ گاہ بنالیا (بخاری مسلم من عائشہ) اور میری قبر کو میرے بعد بت نہ بنا دیجیو کہ اس کی پرستش ہوا کرے (موطا امام مالک من عطار بن سیار) انداز تبلیغ ملاحظہ فرمائیں کہ کس طرح جڑ کاٹی جارہی ہے۔حقوق الٰہی کی حفاظت کا کتنا خیال ہے؟ اور پھر اپنے حال پر نظر کریں کہ کس طرح جھوٹے مدعیان محبت ''اَفَرَایْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہ'' کے مطابق عہد الٰہی کے مستحق ہو رہے ہیں آج محبت نبوی کو ہم نے ایک نمائش سمجھ لیا اور اس کا اظہار گلی کوچوں اور بازاروں میں کیا۔حالانکہ تقاضے کچھ اور تھے!

خادم کا مقام:

اسلام ہی واحد مذہب ہے جس نے زیردستوں کو زبردست کمزوروں کو طاقت ور بنایا رنگ ونسل کے بتوں کو توڑا غلام وآقا کا فرق مٹا کر اخوت ومواخات کا ایک نا مٹنے والا رشتہ قائم کیا۔خدام کو وہ مقام بخشا کہ بے ساختہ قربان ہونے کو جی چاہتا ہے۔تفصیلات کا وقت نہیں ایک سرسری نگاہ ڈال لیں دس سالہ خادم انس رضی اللہ عنہ کو کبھی یہ نہ کہا کہ یہ کیوں کیا اور یہ کیوں نہ کیا؟ حتیٰ کہ اف تک نہ کی۔اور اس سے بڑھ کر ان کے مال واولاد میں برکت کی دعا فرمائی۔(بخاری من انسؓ)

یہ نصیب اللہ اکبرلوٹنے کی جائے ہے! بادہ غفلت میں سرشاراوردین حق پر پھبتیاں کسنے والوں نے کبھی یہ تماشا بھی دیکھا؟

خدمت والدین:

والدین کتنے بڑے صاحب حق ہیں کہ حضرت حق نے اپنی توحید کے ساتھ جا بجا ان کے حقوق کا ذکر فرمایا۔تہذیب فرنگ کے متوالے آج جس طرح حقوق والدین کو پامال کررہے ہیں اس پر جتنے آنسو بہائے جائیں کم ہیں یتیم مکہ کی زبان سے مقام والدین سنیں اور دیدہ بینائی خدا سے توفیق مانگیں۔ایک صاحب' جہاد کی اجازت چاہتے ہیں۔ارشاد ہوا والدین زندہ ہیں عرض کی جی ہاں فرمایا انھی کی خدمت کرو(بخاری کتاب الاداب)

امداد باہمی:

ایک مسلمان کا دوسرے پر کیا حق ہے اس کو نبی آخرالزمان نے جس جامعیت سے بیان فرمایا سنیں:

ایک مومن دوسرے کے لیے ایسا ہے کہ جیسے بنیاد کی اینٹیں کہ ایک دوسرے سے قوت ملتی ہے پھر آپ نے اپنے ایک ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھایا یعنی مومن ایسے ملے جلے رہتے ہیں۔(بخاری عن ابی موسیٰ)

ہم نے ذہنی گھوڑے دوڑا کر دوراز کار چیزوں کو امداد باہمی کا نام تو دے لیا کہ مسلمان بھائی کی تکلیف میں شرکت بھول گئے الٹا خوشی کے ڈونگرے برسانا ہمارا شیوہ ہو گیا آہ؟

حقیقی مسلمان:

فرمایا مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان بچے رہیں۔(بخاری کتاب الایمان)اس کے ساتھ ملاحظہ فرمائیں ارشاد ہے''مومن کو گالی دینا فسق اوراس کا قتل کفر ہے''اس پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں ستم تو یہ ہے کہ زندوں کو چھوڑ کر مردوں بلکہ حیات جاوداں کے مالک اسلاف امت پر طعن و تشنیع اور پھر دعویٰ کہ ہم اصلی مسلمان ہیں۔

ایمان کا کمال:

فرمایا تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک اپنے مسلمان بھائی کے لیے وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے(بخاری کتاب الایمان)اور حالت یہ ہے کہ فکر ہے تو اسی کی کہ کس طرح دوست نما دشمن بن کر بھائی کا گلا کاٹیں۔اچھی پسند تو درکنار۔

قوت نیکی ناداری بدمکن......پھر بھی عمل نہیں

پسندیدہ اعمال:

نبی رحمت ﷺ سے سوال ہوا کہ اللہ کے نزدیک محبوب اعمال کون سے ہیں؟ فرمایا: جس پر دوام کیا جائے' اگر چہ کم ہی ہو۔یعنی اعمال نافلہ میں افراط وتفریط سے کام نہ لینا چاہیے۔کسی منضبط اصول کے تحت دائمی طور پر روح کی بالیدگی کے لیے کچھ نہ کچھ ہونا چاہیے۔یہ ٹھیک نہیں کہ جی میں آیا تو''گوشہ نشین''ہو گئے اور جب مزاج اقدس''بور''ہوا تو سب کچھ بھول

گئے‘ آگے وضاحت فرمائی کہ عمل عبادت اتنا ہی کیا کرو جتنا بآسانی کرسکو۔(بخاری کتاب الرفاق) کتنا خیال تھا‘ امت کا اور کتنی شفقت تھی اپنے نام لیواؤں پر! اگر ہم اس قدسی صفت بزرگ کے حقوق نہ ادا کریں تو ہم سے بڑا ظالم کون ہے؟

محنت کی تعریف مانگنے کی برائی:

اللہ میاں کو محنت بہت پسند ہے اور اس کے مقابلے میں بھیک سے سخت نفرت‘ اپنی امی علیہ السلام نے ریوڑ چرائے، تجارت کی اور بھی کام کیے، امت کو ہدایت فرمائی، لکڑیوں کا گٹھا پیٹھ پر لانا اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے مانگے اور لوگ اسے دیں۔(بخاری عن ابی ہریرہؓ)

انسداد گداگری کے لیے اخباری بیانات بے سود ہیں۔ بلکہ فی الواقع مستحقین کے لیے شرعی بیت المال تیار کرنا اور امراء ورؤساء تجویزوں سے حق الٰہی وصول کرنے، اس کے بندوں میں تقسیم کرنا اور پیشہ ور گداگروں کی اصلاح ضروری ہے لیکن خود محنت سے جی چرانے والے اور قوم کے خون پسینہ کی کمائی سے محافل تعیش منعقد کرنے والے ایسا کیوں کریں؟

اخلاقِ رزیلہ سے نہی:

اسلام ہی وہ مذہب ہے‘ جس نے عالمی بھائی چارہ قائم کیا: اَلْمُسْلِمُ اَخُ الْمُسْلِمِ جیسے اصول ارشاد فرمائے‘ وہ تمام انسانوں کو بمنزلہ اجزائے جسم واحد دیکھنا چاہتا ہے۔ حقوق العباد سے مبرا ہوکر کوئی بھی مقام تقویٰ پر سرفراز نہیں ہوسکتا۔

مہمان اور ہمسایہ کا حق:

جو اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہے‘ وہ اپنے ہمسایہ کو ایذا نہ دیا کرے اور مہمان کی عزت کرے۔(بخاری کتاب الرفاق)۔ پڑوسیوں کو ستانا اور پریشان کرنا ملعون آدمی کا کام ہے۔ اس معاملہ میں شرعی احکامات بڑے سخت ہیں۔ ایسے ہی ’’اکرام ضیف‘‘ نہایت ضروری ہے‘ اگرچہ کوئی ہو۔

کلام وسکوت:

فرمایا اللہ ویومِ آخرت پر ایمان رکھنے والے کو لازم ہے کہ بولے تو اچھی بات کہے ورنہ خاموش رہے(بخاری کتاب الرفاق)۔ کیسی جامع تعلیم ہے۔ مسلمان کے منہ سے اچھی بات نکلے۔ اہل ایمان کے لیے لازم ہے یہی سعادتوں کا سرچشمہ ہے۔

ماہانہ مجلس ذکرو اصلاحی بیان

ابن امیر شریعت
حضرت پیرجی
سید عطاء المہیمن بخاری دامت برکاتہم
(امیر مجلس احرار اسلام پاکستان)

5 مارچ 2006ء
اتوار بعد نماز مغرب

دفتر احرار 69/C
وحدت روڈ نیو مسلم ٹاؤن لاہور

نوٹ: ہر انگریزی ماہ کی پہلی اتوار کو بعد نمازِ مغرب مجلس ذکرو اصلاحی بیان ہوتا ہے

تحریک تحفظ ختم نبوت (شعبہ تبلیغ) مجلس احرار اسلام لاہور فون: 042-5865465